مذاکرۂ علمیہ

کیا نجات کیلئے صرف ایمان باللہ کافی ہے؟

مسٹر پکتھال اور ذوقی شاہ صاحب کی مراسلت۔

(مسٹر محمد مارما ڈیوک پکتھال کے بعض مضامین سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ نجات کیلئے محمد صلعم کی رسالت پر ایمان لانا ضروری نہیں سمجھتے ہیں اور نہ اس ایمان کو دین اسلام کا کوئی لازمی رکن خیال کرتے ہیں۔ اس پر جناب ذوقی شاہ صاحب اور ان کے درمیان ایک دلچسپ اور مفید مباحثے و مراسلت ہوئی ہے جسے انگریزی زبان سے ترجمہ کرکے "ترجمان القرآن" میں شائع کیا جاتا ہے آج کی اشاعت میں جناب ذوقی شاہ صاحب کے خط کا ترجمہ مندرج ہے۔ مسٹر پکتھال کا جواب اور شاہ صاحب کا جواب الجواب آئندہ اشاعت میں درج کیا جائیگا۔)

جناب من!

السلام علیکم۔ آپکے اخلاق کریمانہ سے امید ہے کہ آپ اجازت دیں گے کہ میں اسلامی حقوق کی بنا پر آپ کو ایک ایسے مسئلہ کے متعلق مخاطب کرونگا جو میرے نزدیک کافی اہمیت رکھتا ہے۔

"کلچرل سائڈ آف اسلام" پر آپکے لکچروں اور "اسلامک کلچر" کی ایک جدید اشاعت میں آپکے مطبوعہ خیالات سے مجھے معلوم ہوا ہے آپکے ذہن میں اسلام کا جو تصور ہے وہ نجات کیلئے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کو لازمی قرار نہیں دیتا آپ اپنے اس استنباط کو قرآن کی مندرجہ ذیل آیت پر مبنی فرماتے ہیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَ النَّصٰرٰی تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور وہ لوگ کہ یہود ہوئے اور عیسائی
وَ الصّٰبِئِیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ اور صابئین جو کوئی ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور یوم
وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ آخرت کے اور عمل صالح کرکے واسطے ان کے ہے ثواب انکا نزدیک
وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ ۶۲) رب انکے کے اور نہیں ڈر اوپر انکے اور نہ وہ مغموم ہونگے"

اس میں شک نہیں کہ جو خدا و آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اعمال بھی اسکے صالح ہیں وہ نجات کیلئے

کسی بیرونی چیز کا محتاج نہیں وہ مقصد اسلام کو کما حقہٗ پورا کر رہا ہے اور وہ بالکل ایک سچے اور پکے مسلمان کی طرح ہے۔ مگر یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک سچے پیغمبر کی رہنمائی کے بغیر کیا سچے خدا پر ایمان لانا ممکن بھی ہے یا نہیں۔

توہمات انسانی کے پیدا کئے ہوئے فرضی اور ناقص خدا پر ایمان لانے سے کام نہیں چلتا مثلاً کوئی شخص ایک لکڑی کو خدا سمجھ لے تو کیا آپ اسے سچے خدا پر ایمان لانیوالوں میں شمار کر لیں گے ایسے لوگ بھی اس دنیا میں اپنا وجود رکھتے ہیں جو اپنے خدا کو ایک ناقص اور مجبور خدا تصور کرتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ ان کے خدا نے دنیا تو پیدا کر دی مگر وہ اپنے بندوں کو گناہوں سے باز نہیں رکھ سکتا اور دنیا کو ظلم و ناانصافی و مصائب سے محفوظ رکھنے کی (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ) قدرت نہیں رکھتا اور واقعات میں ترمیم کرنا اس کے اقتدار سے باہر ہے ایسے بھی لوگ ہیں جو قدامت کے لحاظ سے مادہ اور روح کو خدا کا شریک قرار دیتے ہیں ایسے بھی لوگ ہیں جو مندرجہ ذیل توہمات میں مبتلا ہیں۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ اور کہا یہود نے اور نصاریٰ نے کہ ہم بیٹے ہیں اللہ کے۔

(المائدہ - ۱۸)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ (المائدہ ۶۴) اور کہا یہود نے ہاتھ اللہ کے بند ہیں۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ اور کہا یہود نے عزیر بیٹا ہے اللہ کا اور کہا نصاریٰ نے

النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ (التوبہ - ۳۰) مسیح بیٹا ہے اللہ کا۔

حالانکہ ان سب کا دعویٰ ہے کہ یہ لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں میں یہاں خدا کے متعلق ان توہمات اور مضحکہ انگیز خیالات کی تفصیل کی ضرورت نہیں محسوس کرتا جو دنیا کے بعض طبقوں میں پھیلے ہوئے ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور بعض لوگ وہ ہیں جو توحید خدا کے بارے میں بغیر علم کے

وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ - (الحج - ۳) جھگڑتے ہیں اور شیطان سرکش کی پیروی کرنے لگتے ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بغیر علم

وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ (الحج، ۸) کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن (کی سند) کے۔

میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا اللہ کے متعلق اس قسم کے غلط عقائد کسی طرح بھی سودمند ثابت ہو سکتے ہیں

اللہ کو صحیح اسمائے و صفات سے معرا کر دینا اور جو اسماء و صفات کی اس کے سچے پیغمبروں نے ہمیں خبر دی ہے اون سے انکار کرنا اور کہدینا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں حقیقتاً اللہ پر ایمان لانا نہیں تخیلات انسانی کی پرواز حق تعالیٰ تک پہنچنے سے قاصر ہے فلسفی کا دماغ اس کا محاصرہ کرنے سے عاجز ہے سائنٹیفک تحقیقات حقائق الٰہیہ میں موشگافیوں کے لئے بے بس ہے اللہ پر ایمان لانے کے لئے بندہ اللہ کے متعلق کسیقدر معلومات کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ معلومات اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے اور اسی کے رسولوں کی وساطت سے حاصل ہوتی ہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے متعلق صحیح عقیدہ قائم ہی نہیں کر سکتے تاوقتیکہ آپ رسولوں کی رہنمائی سے فائدہ نہ اٹھائیں اور رسولوں پر جو وحی نازل ہوتی ہے اسپر پورا ایمان نہ لائیں اللہ پر ایمان لانا مشتمل ہے اس کے رسولوں پر ایمان لانے پر اس کے رسولوں سے انکار حقیقتاً اس سے انکار ہے"

يَٰبَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ (الاعراف ۳۵ و ۳۶)

اے بیٹو آدم کے! اگر آدیں تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے اور بیان کریں اوپر تمہارے نشانیاں میری پس جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اصلاح کرے پس نہیں خوف اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا ان سے وہ لوگ ہیں آگ والے بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ○ أُولَٰئِكَ

تحقیق جو لوگ کفر کرتے ہیں ساتھ اللہ کے اور رسولوں اس کے کے اور ارادہ کرتے ہیں یہ کہ جدائی ڈالیں درمیان اللہ کے اور رسولوں اس کے کے اور کہتے ہیں ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ بعض کے اور کفر کرتے ہیں ہم ساتھ بعض کے ——— بیچ اور چاہتے ہیں

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا	یہ کہ پکڑیں درمیان اس کے راہ یہ لوگ ہیں کافر
لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝	بالتحقیق اور تیار کیا ہے ہم نے واسطے کافروں کے
(النساء ۱۴۹ ـ ۱۵۰)	عذاب رسوا کرنے والا۔"
اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا	تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو
عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ	اور تکبر کیا ان سے نہ کھولے جائیں گے واسطے ان کے
وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ	دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہوں گے
الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ	بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو جاوے اونٹ
نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ۔ (الاعراف ۴۰)	بیچ ناکے سوئی کے اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو"
وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ	اور جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو وہ
فِی الظُّلُمٰتِ ۔ (الانعام ۳۹)	بہرہ ہیں اور گونگے ہیں بیچ تاریکیوں کے۔
اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	تحقیق وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے ساتھ نشانیوں
لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ	اللہ کی نہ ہدایت کرے گا ان کو اللہ اور
اَلِیْمٌ ۔ (النحل ۱۰۴)	واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا۔

یہ سچ ہے کہ پہلے بھی انبیا گذرے ہیں اور انہوں نے اپنے متبعین کو تعلیمات ضروری سے سرفراز فرمایا ہے مگر وہ تعلیمات اب باطل کی آمیزشوں سے مسخ ہو چکی ہیں۔ جو صحائف آسمانی ان پر نازل ہو چکے تھے آج اپنی اصلی شان میں محفوظ نہیں اور ان کی موجودہ صورتوں میں اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ	وہ تحریف کر ڈالتے ہیں کلمات کی اپنی جگہ
(النساء ۴۶)	سے۔

یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ قدیم صحائف آسمانی مدت دراز کے بعد اب تقریباً بالکل ہی تبدیل و مسخ ہو چکے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ نہ تو کبھی موسی علیہ السلام نے

یہ تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ بھی ایک بیٹا رکھتا ہے جس کا نام عزیر ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے حق تعالیٰ کی جانب سے ہدایت کا فیضان برابر جاری رہا۔ حق تعالیٰ کی یہی ہدایت "اسلام" کے نام سے موسوم ہے اور یہی وہ اصلی اور قدیم مذہب ہے جو خدا کی نگاہ میں مقبول اور پسندیدہ چلا آتا ہے

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران ۱۸) تحقیق دین نزدیک اللہ کے (بس) اسلام ہی ہے۔ مگر گذشتہ تیرہ سو صدی سے اسلام کی اسی صورت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اور اسلام کے اسی نقشہ کو قابل قبول سمجھا جا سکتا ہے جو پیغمبر خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہم تک پہنچا ہے۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۫ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ المائدہ (۱۹)

"اے اہل کتاب تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا (جو) بیان کرتا ہے واسطے تمہارے بعد موقوف جانے پیغمبروں کے (تا کہ) ایسا نہ ہو کہ تم یہ کہو کہ نہیں آیا کوئی ہمارے پاس خوشخبری سنانے والا پس تحقیق آیا تمہارے پاس ڈرانے والا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ آمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ۔ (النساء ۴۷)

"اے لوگو جو دئے گئے ہو کتاب (یعنی اہل کتاب) ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے اتاری ہے ہم نے سچا کرنے والی (ہے) اس چیز کے ساتھ تمہارے"

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ۔ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ (الاعراف ۱۵۸)

"کہدے (اے محمد!) کہ اے لوگو! تحقیق میں پیغمبر ہوں اللہ کا طرف تم سب کے (وہ اللہ) جس کے لئے بادشاہت ہے آسمانوں کی اور زمین کی نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کہ جو نبی ہے امی جو ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باتوں اس کی کے اور پیروی کرو اس کی تاکہ تم ہدایت پاؤ"

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ‏ اے لوگو! تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے تمہارے پروردگار کیطرف سے پس ایمان لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمہارے

النساء (۱۷۰)

هَٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ (الجاثیہ-۱۱) "قرآن ہے ہدایت اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نشانیوں رب اپنے کے واسطے ان کے ہے عذاب دردناک۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي کہئے (اے محمد!) کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو پیروی کرو میری۔

آل عمران (۳۰)

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ - آل عمران (۳۱) کہدے (اے محمد!) کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی۔ پس اگر پھر جاویں تو تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا کافروں کو (یہاں جو محمد رسول صلعم کی اتباع سے گریز کریں تو انہیں کافر کہا گیا ہے)

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور جو کوئی پسند کرے سوائے اسلام کے کوئی (اور) دین پس وہ ہرگز قبول نہ کیا جاویگا اس سے اور ایسا شخص بیچ آخرت کے ٹوٹا پانیوالوں میں سے ہے۔

(آل عمران-۸۴)

سورہ بقر کی آیۃ ۶۲ کی جو آپ نے تاویل فرمائی ہے اسے آپ متذکرہ بالا آیات سے کیونکر تطبیق دے سکتے ہیں! آیت قرآن کی صحیح معنی وہی ہو سکتے ہیں جو بقیہ قرآن کے ساتھ مطابقت کریں ورنہ پھر قرآن کے بعض حصوں کا اقرار اور بعض کا انکار لازم آئے گا۔

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ (البقرۃ - ۸۵) کیا پس ایمان لاتے ہو ساتھ بعض حصہ کتاب کے اور کفر کرتے ہو ساتھ بعض کے"

یہاں ایک اور نکتہ قابل غور ہے آپ کیونکر صادق القول اور صادق الیقین ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ کو خدا پر ایمان ہونیکا تو دعوی ہے مگر خدا کی فرمانبرداری سے گریز ہے،

آپ شاہنشاہ کی وفاداری کا دم کیسے بھر سکتے ہیں اگر آپ اس کے وائسرائے اور گورنروں اور دیگر حکام بالا دست سے انحراف کریں ایک ادنیٰ پولیس کے سپاہی کی توہین بادشاہ کی توہین ہوتی ہے بادشاہ کے احکام کی توہین ایک سنگین جرم ہے مندرجہ بالا آیات قرآنی (۳: ۲۰ و ۳۱۔ ۴: ۱۴۔ ۶: ۱۷۔ ۳۹: ۷۔ ۱۵۸۔ ۱۶: ۱۰۴) میں بنی نوع انسان سے خطاب ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم سب شامل ہیں۔ آیات (۴: ۴۷ اور ۵: ۱۹)۔ میں بالتخصیص اہل کتاب سے خطاب ہے جنہیں بشمولیت اقوام دیگر حکم دیا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں ان احکام کی نافرمانی اور ان احکام سے لاپرواہی کیونکر کسی کو عقوبت سے بچا سکتی ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ اس مضمون کی جو بکثرت آیات قرآن میں موجود ہیں ان میں سے صرف چند ہی آیات اوپر نقل کی گئی ہیں

اسی طرح حیات بعد الممات کے متعلق بھی مختلف مبہم اور متضاد خیالات دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں مثلاً بکثرت لوگ تناسخ اور آواگون کے قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ بھی حیات بعد الممات کے ماننے والے ہیں اس بارہ میں آپ صحیح اور غلط عقائد میں امتیاز کس صورت سے کریں گے؟ قرآن نے تو اس بات کے پرکھنے کے لئے ہمیں ایک کسوٹی عطا فرمادی ہے۔

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ۔ (الانعام۔ ۹۳) "اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہیں۔ ساتھ اس (قرآن) کے"

چنانچہ آخرت کے متعلق ان جملہ لغویات کو ہمیں مسترد کر دینا پڑے گا جن کی تائید ہمیں قرآن پاک میں ملے۔ علاوہ بریں عمل صالح کے پرکھنے کے لئے آپ کے پاس کیا معیار ہے جس کے ذریعہ آپ حق و باطل میں اور عمل صالح و عمل غیر صالح میں تفریق کر سکیں؟ خیر و شر کے متعلق دنیا میں اس کثرت سے اختلاف رونما ہے کہ اگر دنیا صرف اپنے طور پر بلا امداد ہدایت ربانی اس کا فیصلہ کرنے کے درپے رہے تو امن وسکون و اطمینان اس عالم میں کبھی نصیب نہ ہو سکے

مختصر یہ ہے کہ اس دنیا میں ایک بھی فرد بشر ایسا نہیں جو اللہ وآخرت پر ایمان لانے اور اعمال صالحہ اختیار کرنے کا متمنی ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و ہدایت کے بغیر اور جو وحی ان پر نازل ہوی ہے اس کی روشنی سے مستغنی رہکر اپنے ارادہ میں کامیاب ہو سکے۔

متذکرہ بالا عقیدہ کو ان عقاید سے کوئی سروکار نہیں جو یہود کو ں سے متعلق ہیں اور جنکا ذکر قرآن میں آیا ہے نہ ان مختلف النوع عقاید میں باہم کوئی اشتراک یا مماثلت ہے۔ یہود اس زعم باطل میں مبتلا تھے کہ وہ خدا کے چنے ہوے منتخب اور برگزیدہ بندے ہیں نہ اس بنا پر کہ ان میں ذاتی خوبیاں ہیں یا ان کے اعمال نیک ہیں۔ نہ اس بنا پر کہ وہ ایک برگزیدہ خاندان میں پیدا ہوے اونہیں یہ جھوٹا دعویٰ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی انپر مہربانی خاص ہے جس کی بنا پر صرف وہی جنت میں داخل ہونگے گو اعمال نیک ان سے سرزد نہ ہوئے ہوں اور دوزخ میں وہ نہ جائینگے اور گئے بھی تو گنتی کے چند دن وہاں رہینگے خواہ ان سے کیسی کچھ بداعمالیاں اور شرارتیں سرزد ہوی ہوں۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ (المایدہ۔ ۱۸) — اور کہا یہودیوں نے اور نصریٰ نے کہ ہم بیٹے ہیں اللہ کے اور پیارے ہیں اس کے

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى (البقرۃ۔ ۱۱۱) — اور کہا انہوں نے کہ ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر وہ جو ہوگا یہودی اور نصاریٰ"

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً (البقرۃ: ۸۰) — اور کہتے ہیں ہرگز نہ لگے گی ہمکو آگ مگر گنتی کے چند دن

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (الجمعہ۔ ۶) — کہہ (اے پیغمبر) کہ اے لوگو جو یہودی ہوے ہو اگر دعویٰ کرتے ہو تم یہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوائے اور لوگوں کے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے۔"

وہ لوگ اس ملک کے برہمنوں سے کم وبیش مماثلت رکھتے تھے جن کے نزدیک نسل و

پیدائش اور ذات پات کا بڑا احترام کیا جاتا ہے نہ کہ کمالات ذاتی کا۔ مسلمانوں
کے ساتھ معاملہ اور رہنے مسلمانوں کے نزدیک امتیاز نسل امتیاز ملک و رصورت کوئی چیز نہیں
ان کے نزدیک مسلم و یہود و نصاریٰ و جملہ دیگر اقوام مساوی ہیں بشرطیکہ وہ اپنے عقائد و
اعمال کی اصلاح کے سچے دل سے درپے ہوں قرآن نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی ہے۔

آیات قرآنی (۲:۶۲) کے صحیح معنی یہ ہیں کہ:۔

> "کا غذات مردم شماری میں اندراج کی غرض سے تم خواہ مسلمان ہو یہود ہو خواہ صابی اگر تم اللہ پر سچا ایمان رکھتے ہو تمہیں ہمارے پیغمبر کی ہدایت کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتا اور اگر تم حیات بعد الممات و آخرت پر اس نوع کا ایمان رکھتے ہو جس کی تعلیم کہ تمکو ہمارے رسول اور قرآن نے دی ہے اور اگر تم وہ اعمال کرتے ہو جن کی ہدایت حق تعالیٰ نے تمہیں فرمائی ہے اور ان افعال سے اجتناب کرتے ہو جن سے حق تعالیٰ نے تمہیں منع فرمایا ہے تو تمہارے لئے خوف کی کوئی وجہ نہیں اور نسلی امتیاز اور تمہاری پیدائش کا کسی نسل کسی ملک اور کسی خاندان میں وقوع حق تعالیٰ کی بارگاہ میں اجر نیک کے حصول سے باز نہیں رکھ سکتا،

مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تنبیہ فرما دی ہے کہ محض زبانی جمع خرچ پر اعتماد نہ کریں اور قولاً مسلمان ہونے پر اکتفا نہ کریں بلکہ کمالات ذاتی کے حصول میں کوشاں رہیں اور سچے معنی میں اپنی اصلاح کے درپے رہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ — اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول
وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ — اس کے اور کتاب کے جو اتاری ہے اوپر رسول اپنے کے اور کتاب کے
الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ — جو اتاری پہلے اس سے اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور
وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ — فرشتوں اس کے اور کتابوں اس کی کے اور رسولوں اس کے اور
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا (النساء ۱۳۶) — دن پچھلے کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ دور کی سے۔"

پس امر واقعی یہی ہے کہ نجات اس کے لئے ناممکن ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدق و ایمانداری کے ساتھ اطاعت کرنے سے انکار کرے اور اس امر کسی نوعیت کے اعتراض کی مطلق گنجائش نہیں اگر کوئی شخص سنجیدگی و صداقت کے ساتھ صراط المستقیم پہ چلنے کا خواہشمند ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ نبی آخر الزمان کی روشن کردہ اسلامی صورت کی حقانیت کو تسلیم نہ کرے بشرطیکہ قومی تعصب، اغیار سے نفرت، اور سلک آبائی کی بلا وجہ اندھی تقلید سد راہ نہ ہوں۔ جو امور کہ جائز طور پر حدود عقل کے اندر واقع ہیں ان میں اسلام کا عقل سلیم کے مطابق ہونا، اسلامی بے تعصبی مساوات عالمگیرانہ شان، اور بین الاقوامی خصوصیات، اسلام کا عملی پہلو اور بلندی تخیل، اسلام کے دینی اور دنیوی برکات، اسکی امن پسندی، اسکے ذریعہ مادی سکون و مادی ترقی اور روحانی پرواز اور روحانی بلندیوں کا حصول، یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو ہر صحیح الدماغ اور صحیح المزاج شخص کو گرویدہ کر لینے کی قوت شدید رکھتی ہیں۔ دنیا کے بعید و ناقابل خطاب گوشوں کے وہ باشندے جن کے کانوں تک اسلام اور پیغمبر اسلام کا نام تک نہیں پہونچا البتہ قابل معافی ہیں اور غلب ہے کہ خدائے ارحم الراحمین انہیں معاف فرما دے۔ مگر ان لوگوں کے متعلق آپکا کیا خیال ہے جو "انسائکلوپیڈیا آف اسلام" کے غیر مسلم مضمون نگاروں کی طرح اسلام سے خوب واقف ہیں مگر اسلام کا مطالعہ ہدایت و رہنمائی کی غرض سے نہیں بلکہ اسلام کی صورت کو مسخ کر کے سامنے پیش کرنے اور اسلام کے متعلق بکثرت غلط بیانیوں کی اشاعت کی غرض سے کرتے ہیں؟ کیا واقعی آپکا خیال ہے کہ ایسے لوگ بھی کسی رحم کے مستحق ہیں؟

معاف فرمائیے کہ میں نے آپکا قیمتی وقت لیا آپکے خلوص اور آپکے اسلامی اور تبلیغی ذوق نے مجھے آمادہ کیا میں یہ مراسلہ آپکی خدمت میں ارسال کروں مجھے امید ہے کہ اپنے ایک مسلمان بھائی کی اس تحریر کا آپ اسی نگاہ سے مطالعہ فرمائینگے جس نگاہ سے کہ یہ قلمبند کی گئی ہے میرا یہ خط ایک اسلامی مقصد کا شائد ذریعہ بن جائے۔ والسلام۔ آپکا مخلص سید محمد ذوقی